اب کربلا کا حال سنیں صاحب عزا
جب قتل ہو گیا پسر شیر کبریا
لاشِ حسینؑ پر اُنھیں رونے نہیں دیا
ایذائیں دینے آ گئے نزدیک اشقیا
رانڈوں کے لوٹنے کا ارادہ کئے ہوئے
شمر شقی بھی ساتھ تھا دُرہ لئے ہوئے

یہ چاہتی تھیں خواہر شبیرؑ نامور
پہنچوں وہاں جہاں پہ ہے وہ لاش خوں میں تر
لیکن کھڑا تھا سر کو لئے شمر بد گہر
مچھلی کی طرح جسم تڑپتا تھا خاک پر
ہوتے تھے ظلم سامنے جانِ بتول پر
سایہ نہیں تھا لاشۂ سبط رسولؐ پر

فرماتی تھیں یہ شمر سے زینبؑ جگر فگار
اتنا مجھے بتا دے ذرا او ستم شعار
پیاسے تھے تین روز سے سلطان نامدار
پانی پلا کے پھیری ہے تو نے چھری کی دھار
ایذا دی یا کہ چین دمِ واپسیں دیا
پانی بھی تشنہ لب کو دیا یا نہیں دیا

اس نے دیا یہ خواہر شبیرؑ کو جواب
ہنگام ذبح شاہ کو تھا سخت اضطراب
دو بار مجھ سے کہنے لگا ابن بو تراب
اے شمر تشنہ کام ہوں دے مجھ کو جام آب
میں نے کہا کہ رحم سے کیا مجھ کو کام ہے
سبط نبیؐ کے واسطے پانی حرام ہے

کیا لکھے حال غم یہ حسینؔ جگر فگار
زینبؑ تھیں بھائی کے لئے کس درجہ بےقرار
گرتی تھیں دوڑ دوڑ کے لاشے پہ بار بار
لیکن نہ آنے دیتا تھا شمر جفا شعار
سایہ نہ کرنے پائیں تن پاش پاش پر
رونے دیا بہن کو نہ بھائی کی لاش پر

(مارچ ۱۹۶۰ء)

منقبت بہ حضور امام حسینؑ

جناب فاروق جائسی صاحب، کانپور

کوہِ صلابت وہمِ آہنی حسینؑ
بنیادِ امن و خیریت و آشتی حسینؑ
والی، ولی، وصی و صفی متقی حسینؑ
زہرا کے لال، راکبِ دوشِ نبی حسینؑ
فخرِ عباد و زاہد و طاہر تقی حسینؑ
مہر رضا و صبر، شجیع و جری حسینؑ
تمثال دارِ سیرتِ مولیٰ علی حسینؑ
ہم وصفِ مجتبیٰ و شبیہ نبی حسینؑ
انکار ہائے بیعتِ فاسق کی شکل میں
امت کو دے گئے ہیں نئی زندگی حسینؑ
ہے آپ کی نماز، نمازوں میں سرخرو
نازاں ہے آپ ہی پہ حقِ بندگی حسینؑ
خیمے سے العطش کی صدا پھر بھی، مرحبا
پانی کے واسطے نہ ہوئے ملتجی حسینؑ
ذکر شہادتین کا صدقہ ملے مجھے
مشغول ہوں بہ مشغلۂ ذاکری حسینؑ
اے شاہ و سر گروہِ جوانانِ باغ خلد
فاروقؔ کی مراد ہیں بس آپ ہی حسینؑ